رہا ہے کہ ملائیشیا میں سماجی اور شہری زندگی کو اسلام میں ڈھالنے کی رفتار سے ان بنیادی حقوق میں مداخلت بے جا ہوئی ہے۔ جن کے تحت آپ اور دیگر غیر مسلم برادریوں کو کسی دخل اندازی کے بغیر اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کا حق حاصل ہے۔"

"اپنے ایڈلیمینا (ADLIMINA) دورے میں آرچ بشپ ینگ نے بشپوں کی جانب سے پوپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "ملائیشیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس بارے میں آپ سن ہی چکے ہوں گے۔ وہاں اسے ایک اسلامی ریاست بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اسلامائزیشن کی یہ کارروائی جس طریقے سے ہو رہی ہے، اس سے دیگر غیر مسلموں اور عیسائیوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اسلامائزیشن عیسائیت کی تبلیغ کے خلاف ہے اور ملائیشیا میں ہمارے بشپوں کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ بائیبل اور مذہبی مطبوعات میں مخصوص اسلامی الفاظ کے استعمال پر پابندی ہمارے اسکولوں میں صلیبی تصاویر اور نشانات کی موقوفی اور نئے چرچوں کی تعمیر کے لیے نئی شرائط جیسے نامعقول اقدامات کے خلاف جدوجہد کریں"۔

"ہمارے بشپوں نے دوسرے مذہبی گروپوں کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔ تاکہ آئین میں درج مذہبی آزادی کا مل جل کر تحفظ کیا جائے اور والدین کی رضامندی کے بغیر بچوں کو مسلمان بنانے کے متنازعہ طرزِ عمل اور غیر مسلموں پر اسلامی قوانین کے نفاذ کو روکا جا سکے

پوپ نے کہا کہ وہ "اس تشویش سے باخبر ہیں۔ جس کا آرچ بشپ ینگ نے مجوزہ "مذہبی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے بل" کے سلسلے میں موزوں طریقے سے اظہار کیا۔ انہوں نے کہا" میں پر امید ہوں کہ ان امور پر دوستانہ مباحث سے ہر ایک کو فائدہ پہنچے گا۔"

(رپورٹ۔ کیتھولک نیوز)

افغان پناہ گزینوں اور عیسائی مبلغوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ

پلس (PULSE) میں چھپنے والے ایک انٹرویو کو ہم یہاں من وعن پیش کر رہے ہیں۔

گذشتہ اپریل میں پاکستان کے شہر پشاور میں 5 ہزار افغان پناہ گزین کے ایک ہجوم نے پناہ گزینوں کے ایک امدادی کیمپ کو تباہ کر دیا۔ اس حملے کی وجہ یہ غلط افواہیں تھی۔ کہ مرد امدادی رضاکاروں اور افغان بیواؤں کے درمیان امتیازی سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ پاکستان میں

جب آخری روسی افغانستان کی سرزمین سے رخصت ہوا تو ان کا ردِ عمل یہ تھا کہ "کیوں نہ ہم صبح ہی روانہ ہوجائیں" ان میں اب بہت مایوسی پائی جاتی ہے۔ ان میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے۔ اگر ایک فریق اقتدار میں آجاتا ہے تو دوسرے دھڑوں کو غیر مسلح کون کرے گا۔ کچھ گروپوں نے کئی سالوں کے لیے ہتھیاروں کے ڈھیر جمع کر رکھے ہیں۔ چنانچہ بہت سے پناہ گزین واپس جانا نہیں چاہتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے ملک میں امن وامان کی صورتِ حال ابھی تک بہت خراب ہے۔ انہیں اپنے خاندانوں کی سلامتی کے بارے میں تشویش لاحق ہے اس کے مقابلے میں انہیں پاکستان میں کسی قدر تحفظ حاصل ہے۔

سوال: افغان پناہ گزینوں کا مزاج اب کیسا ہے!

جواب: کیمپوں میں صورتِ حال فی الواقع کشیدہ ہے۔ حال ہی میں ایک مغربی شہری پشاور کے نزدیک ایک پناہ گزین کیمپ میں رات گزارنے کے لیے ٹھیرا۔ گھر کے باہر بالکل قریب لڑائی شروع ہوگئی اور گولیاں چلنے لگیں۔ اس کے میزبان نے اسے اپنے تحفظ کے لیے مشین گن کی پیش کش کی۔ مارچ میں جنرل تنائی نے کابل میں ایک بغاوت کی قیادت کی کوشش کی۔ گلبدین حکمت یار (ایک کٹر مسلمان اور مضبوط ترین گروپ کے راہنما) نے اس بغاوت کی حمایت کی۔ ناکام بغاوت کے بعد ایک انٹرویو میں جنرل تنائی نے کہا "میں ایک اچھا مسلمان ہوں۔ لیکن میں ابھی تک خلقی (کمیونسٹ) ہو۔ اس موقع پر جہاد کا تمام فلسفہ غائب ہوگیا۔ سب سے بڑا بنیاد پرست مسلمان گلبدین حکمت یار اس کمیونسٹ کے ساتھ تعاون کر رہا تھا۔

پناہ گزینوں کی ایک اچھی خاصی تعداد بہت مایوس نظر آتی ہے۔ گلبدین اور جنرل تنائی دونوں ہی پشتون ہیں۔ تاجک اس اندیشے میں مبتلا نظر آتے ہیں کہ یہ سب پشتون طاقت کا کھیل کھیلا جا رہا ہے اور اس چیز نے جہاد کے تصور کو بھک سے اڑا دیا ہے۔ چنانچہ (پشتونوں اور تاجکوں اور گلبدین کی جماعت اور دیگر پارٹیوں کے درمیان) بڑے پیمانے پر کشیدگی دیکھنے میں آتی ہے۔

سوال: اپریل میں ایک امدادی مرکز تباہ کر دیا گیا۔ گزشتہ نومبر میں ایک امدادی رضاکار جان ٹازویل کو پشاور میں افغانیوں نے اغوا کر لیا اس کے علاوہ بھی کیا کوئی گڑبڑ ہوئی؟

جواب: گذشتہ موسم گرما میں ایک یا دو غیر ملکیوں کو اغواء کرنے کی کوششیں ہوچکی ہیں۔ جب سے مسٹر جان کو لے جایا گیا ہے۔ ایک سفارت خانے کا حفاظتی گارڈ اغواء ہونے سے بال بال بچ گیا اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا اور گھٹنوں میں چوٹیں آئیں۔ 1989ء میں پشاور میں 52 بم پھٹے۔

اس وقت تقریباً 35 لاکھ افغان پناہ گزین ہیں۔ ان کی اکثریت پشاور کے گرد و نواح میں رہتی ہے اور یہیں مجاہدین کی سیاسی جماعتوں کے دفاتر بھی ہیں۔ ایک تجربہ کار افغان مبصر نے جس کا نام حفاظتی وجوہ کی بنا پر ظاہر نہیں کیا جارہا پلس کو صورت حال کے بارے میں یوں آگاہ کیا۔

سوال: کمیونسٹ افغانستان سے پہلے (1978ء سے پہلے) افغانیوں کا رویّہ آپ کے اور دیگر غیر ملکیوں کے بارے میں کس قسم کا تھا۔

جواب: وہ بہت ہی گرمجوش اور مہمان نواز تھے۔ میرا خیال ہے افغان غیر ملکیوں کے لیے ابھی تک بڑے پرجوش اور مہمان نوازی کے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن پشاور میں مقیم افغانیوں میں غیر ملکیوں کے بارے میں شکوک و شبہات کے گہرے احساسات پائے جاتے ہیں اور کیمپوں میں امریکہ مخالف پراپیگنڈہ وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے چند سال پہلے تک آپ ایک افغان کے چہرے پر مسکراہٹ لاسکتے تھے۔ لیکن اب ان کے مزاج میں بہت تناؤ پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کے متعلق بھی شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔

سوال: تقریباً تمام افغانی مسلمان ہیں، کیا افغان پناہ گزین 1978ء کے کمیونسٹ انقلاب سے پہلے کے دور کے مقابلے میں کم دین دار ہیں یا کہ زیادہ؟

جواب: میں یہ کہوں گا کہ وہ پہلے سے زیادہ راسخ الاعتقاد ہیں۔ مسلمان علما کے لیے اس عرصے میں اپنے عوام پر کنٹرول کے زیادہ مواقع میسّر آئے ہیں۔ انہوں نے عوام کو اپنے اردگرد جمع کرنے کے لیے جہاد (مقدس جنگ) کو ایک آلے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ پناہ گزین کیمپوں کی گھٹی ہوئی فضا میں انہیں اپنا اثر و نفوذ پھیلانے میں بڑی مدد ملی ہے۔

سعودی عرب کی ایک کٹر مذہبی تحریک وہابیت یہاں بھی موجود ہے۔ جو مذہبی جنون کے تحت لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ انہوں نے ان افغان کمیونسٹوں کو بھی قتل کر دیا۔ جنہوں نے قیدی کی حیثیت سے اپنے آپ کو ان کے حوالے کیا تھا۔ وہابیت کے نزدیک مغربی لوگ تمام کے تمام کافر ہیں اور انہیں ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ جہاد سے قبل افغانیوں میں وہابی تحریک کا وجود عنقا تھا۔ افغانستان کے ایک خاص صوبے میں اب 50 فیصد سے زائد افغانی وہابی ہیں۔

سوال: روسی فوجیں جب فروری 1989ء میں افغانستان سے رخصت ہوئیں تو اس وقت افغانیوں کی توقعات کیا تھیں۔

جواب: وہ بہت ہی خوش تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ وہ اب اپنے گھروں کو واپس جاسکیں گے۔

ان دھماکوں میں 250 افراد ہلاک ہوئے جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد ان سے تین گنا تھی تمام غیر ملکی اپنی سلامتی کے بارے متفکر ہیں۔

سوال: عیسائیت کے بارے میں افغانیوں کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

جواب: جہاں تک کیمپوں کا تعلق ہے ابتدائی تین برسوں 1981ء، 1982ء اور 1983ء میں انجیل کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس طرح بہت سے لوگوں کو بائیبل کے مطالعے کا موقع ملا۔ پناہ گزین بھی اچھی طرح منظم نہ ہوئے تھے۔ انہیں دنوں ان میں سیاسی ڈھانچے کی تعمیر کا آغاز ہوا تھا اور اب ان (مجاہدین) کی سیاسی جماعتیں بہت زیادہ منظم ہو چکی ہیں۔ ان میں لٹریچر کی تقسیم کم از کم اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ نہیں کہ خطرناک لمحات اس سے پہلے موجود نہ تھے لیکن کیمپ اب اسلحہ کے گڑھ بن چکے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ کیمپوں میں بائیبل کی تعلیمات کا پرچار بالکل گھٹ کر رہ گیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہم عیسائیوں کو دعا کرنی چاہیے کہ عالمی کمیونزم کے زوال کے ساتھ ہی راستہ کھل جائے۔ اگر آپ ایک کٹر کمیونسٹ ہیں تو آپ کے پاؤں تلے سے زمین نکل چکی ہے۔ اور اگر آپ ایک افغان ہیں لیکن جنونی مسلمان نہیں ہیں تو آپ کس طرف کا رخ کریں گے؟ چاہے تاہم اگر جنونی مسلمان ہی اقتدار میں آجائیں تب بھی ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اس میں سے کوئی راستہ خود نکالے۔ ہمیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ پاکستان میں سیاسی کشیدگی کے باوجود چند تعلیم یافتہ افغان مقدس انجیل میں پیش کردہ محبت کی وجہ سے عیسائی بن گئے۔ اس طرح آیت اللہ خمینی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے بہت سے ایرانی اسلام سے مایوس ہو کر عیسائیت اختیار کر چکے ہیں۔

بنگلہ دیش: راجشاہی کے نئے کیتھولک بشپی حلقے کا قیام

راجشاہی کے نئے بشپی حلقے کے علاقے میں دیناج پور کے تین بلدیاتی علاقے راجشاہی، پبنہ اور بوگرا (پنجم بی بی کے اپوضلع کا پولیس سٹیشن نکال کر) شامل ہیں۔ اس کی سرحدیں شمال میں دیناج پور مشرق میں میمن سنگھ جنوب میں کھلنا کے بشپی حلقوں اور مغرب میں بھارت کے ساتھ ملتی ہیں۔